



سوال

عبادات میں نیت کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى» (صحیح البخاری، بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ح: ۱۹۰۴) او صحیح مسلم، الامارة، باب انما الاعمال بالنية، ح: ۱۹۰۴)

”تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے، ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے، جو اس نے نیت کی۔“

لیکن نیت کا مقام دل ہے، یہ اس بات کی محتاج نہیں کہ اسے زبان سے ادا کیا جائے، مثلاً: آپ جب اٹھ کر وضو کرنے لگیں تو یہ نیت ہے۔ عقل مند اور ایسا انسان جسے کسی کام پر مجبور نہ کر دیا گیا ہو، وہ جو کام بھی کرے گا وہ نیت ہی سے کرے گا، اس لیے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر کسی کام کو بلا نیت کرنے کی ذمہ داری عائد فرمادیتا تو یہ تکلیف مالا یطاق ہوتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت نہیں کہ وہ نیت الفاظ سے ادا کرتے ہوں۔ جو لوگ الفاظ کے ساتھ نیت ادا کرتے ہیں وہ از روئے جہالت یا ان اہل علم کی تقلید کے طور پر ایسا کرتے ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ الفاظ کے ساتھ بھی نیت کی جائے تاکہ دل اور زبان میں ہم آہنگی ہو جائے۔ لیکن ہم کہیں گے کہ ان کی یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ حکم شریعت ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول یا فعل سے اسے امت کے سامنے بیان فرما دیتے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام](#)



عقائد کے مسائل : صفحہ 264